مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

(۱۷۹۷ء۔ ۱۸۶۹ء)

اصل نام اسد اللہ خاں اور تخلص غالبؔ ہے۔ آپ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مرزا عبد اللہ بیگ ہے۔ غالب کی عمر پانچ برس تھی کہ اُن کے والد، ایک لڑائی میں کام آئے۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا کی پرورش ان کے چچا نصر اللہ بیگ کے سپرد ہوئی جو، انگریزی فوج میں ملازم تھے۔ وہ بھی انتقال کر گئے تو یہ اپنی والدہ کے ساتھ دلّی آ گئے۔ بچپن میں انھوں نے شیخ معظم سے تعلیم پائی۔ بعد میں اُنھوں نے عبد الصّمد سے فارسی میں مہارت حاصل کی۔ تیرہ برس کی عمر میں ان کی شادی نواب الٰہی بخش معروف کی بیٹی سے ہوئی۔

مرزا غالبؔ کو پنشن ملتی تھی جس کے اضافے کے لیے اُنھوں نے کلکتے کے سفر بھی کیے مگر اس میں اضافہ نہ ہوا۔ چناں چہ معاشی تنگ دستی کی وجہ سے ۱۸۵۰ء میں دربار سے منسلک ہو گئے۔ ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کی وجہ سے پنشن بھی بند ہو گئی اور شاہی ملازمت بھی جاتی رہی۔ نواب یوسف علی خاں والی رام پور نے سو روپیا ماہوار وظیفہ مقرر کیا جو، تا حیات انھیں ملتا رہا۔

غالبؔ نے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔ اُردو، فارسی شاعری میں اُن کا مقام بہت بلند ہے، جسے سب نے تسلیم کیا ہے۔ وہ بہت زیادہ وسعتِ نظر رکھتے تھے۔ غالبؔ ہر دور کے اہم شاعر ہیں۔ ان کی فنی عظمت کو ہر ایک نے سراہا ہے۔ اُن کی ہمہ گیر شخصیت کی طرح اُن کی شاعری میں بھی بڑا تنوّع اور رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ ان کے ہاں موضوعات کا ایک لا متناہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ اُن کی اُردو غزل مضامین کی رنگارنگی، وسعتِ نظر، تخیّل کی بلندی، پہلو داری، معنی آفرینی، نادر تشبیہات و استعارات، نئے الفاظ و تراکیب، طنز و ظرافت، آفاقیت اور جدّتِ ادا کی بدولت بہت اعلیٰ پائے کی ہے۔ ان خصوصیات کی بدولت اُنھیں اُردو شاعروں کی اوّلین صف میں جگہ ملی ہے۔

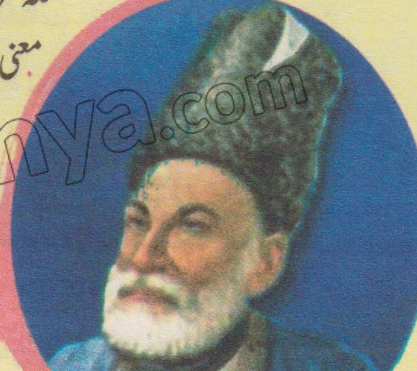

غالبؔ کی اہم تصانیف میں "دیوانِ غالب (اُردو)"، "دیوانِ فارسی" "گُلِ رعنا"، "مہرِ نیم روز"، "دستنبو"، "قاطعِ برہان"، "قادر نامہ"، "عُودِ ہندی" اور "اردوئے مُعلّٰی" شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

17

غزل

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو مرزا غالبؔ کے اشعار میں پوشیدہ زندگی، جذبۂ عشق اور رنج والم سے جڑے فلسفیانہ پہلوؤں سے آشنا کرنا
- اردو شاعری میں مرزا غالبؔ کے مقام اور ان کے اثرات کا تعین کرنا
- غالبؔ کے کلام پر مختلف تنقیدی آرا کا موازنہ اور تقابل کرنا
- طلبہ کو غزل اور اس کے لوازم یعنی مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف وغیرہ سے روشناس کرنا

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

اک کھیل ہے اورنگِ سلیماں مرے نزدیک
اِک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے

جُز نام نہیں صُورتِ عالم مجھے منظور
جُز وہم نہیں ہستیِ اشیا مرے آگے

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا، مرے ہوتے
گھِستا ہے جبیں خاک پہ دریا، مرے آگے

مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے
تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

ایماں مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے مجھے کُفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہم راز ہے میرا
غالبؔ کو برا کیوں کہو، اچھا مرے آگے

(دیوانِ غالب)

www.ilmkidunya.com

مشق

1 مرزا غالب کی شاملِ کتاب غزل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

(i) غالب کے نزدیک یہ دنیا ''بازیچۂ اطفال'' کیوں ہے؟

(ii) ''اورنگِ سلیماں'' اور ''اعجازِ مسیحا'' تلمیحات ہیں، ان کی وضاحت کریں۔

(iii) ''حال'' اور ''رنگ'' کا لطیف فرق واضح کریں۔

(iv) ''کعبہ'' اور ''کلیسا'' کے الفاظ کن دو تہذیبوں کی علامت ہیں؟

(v) مقطع میں مرزا غالب نے اپنے بارے میں کیا کہا ہے؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

(i) غالب کے نزدیک یہ دنیا ہے:

(الف) بچوں کا کھیل (ب) دکھوں کا گھر (ج) عیش و عشرت کی جگہ (د) جائے عبادت

(ii) ''اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک'' میں صنعت برتی گئی ہے:

(الف) صنعتِ مبالغہ (ب) صنعتِ تضاد (ج) صنعتِ تلمیح (د) صنعتِ تکرار

(iii) غزل میں ''مرے آگے'' کے لفظ آئے ہیں بطور:

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مصرع

(iv) ''جز نام نہیں'' اور ''جز وہم نہیں'' کے الفاظ عیاں کرتے ہیں دنیا کی:

(الف) حقیقت (ب) رونق (ج) دولت (د) زندگی

(v) ''گھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے'' میں صنعت استعمال ہوئی ہے:

(الف) صنعتِ حسنِ تعلیل (ب) صنعتِ تلمیح (ج) صنعتِ ایہام (د) صنعتِ ترصیع

3 غالب کے درج ذیل شعر کی تشریح فلسفیانہ پہلوؤں سے کریں:

جز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور
جز وہم نہیں ہستیِ اشیا مرے آگے

4 زیرِ نظر غزل میں غالب کے سائنسی شعور کا پتا ملتا ہے۔ کلامِ غالب سے مرزا غالب کی جدت پسند شخصیت کا احاطہ کریں۔

www.ilmkidunya.com

5 درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

بازیچہ | اعجاز | صحرا | عالم | وہم | مشرب

6 ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے جدید سائنسی ترقی دیکھ کر حیرت کا اظہار اس شعر میں کیا تھا کہ:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

اس شعر کا موازنہ غالبؔ کی زیرِ نظر غزل میں شامل دوسرے شعر سے کریں۔

غزل

غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اردو میں غزل ایرانی ادب سے آئی۔ غزل شاعری کی وہ صنف ہے، جس میں حسن و عشق کی کیفیات کے ساتھ دیگر موضوعات کو خوب صورت اور پر اثر انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ غزل پر کافی تنقید ہوتی رہی ہے لیکن غزل نے ہر دور میں اپنا وقار اور اعتبار برقرار رکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ غزل کے موضوعات میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ جدید غزل کے موضوعات قدیم اور روایتی غزل کے موضوعات سے بہت مختلف ہیں۔ غزل کا یہ اعجاز ہے کہ شاعر بہت بڑے موضوع کو ایک شعر یعنی دو مصرعوں میں سمیٹ لیتا ہے۔ غزل کا ہر شعر اپنی جگہ ایک الگ اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پوری غزل میں ایک ہی بحر استعمال کی جاتی ہے۔ مطلع کے دونوں مصرعے ہم قافیہ جب کہ غزل کے باقی اشعار کا ہر دوسرا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ غزل کے بڑے ناموں میں میر تقی میرؔ، مرزا غالبؔ، مومن خاں مومنؔ، مرزا داغؔ، حسرتؔ موہانی، جگر مراد آبادی، فیض احمد فیضؔ اور ناصر کاظمی وغیرہ شامل ہیں۔

مطلع

مطلع کے لغوی معنی ''طلوع ہونے کی جگہ'' کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی بھی غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔

پہلے شعر کو مطلع، جب کہ دوسرے شعر کو جو مطلع کے بعد آئے، ''حسنِ مطلع'' کہتے ہیں۔

گُل کو ہوتا صبا قرار اے کاش!
رہتی اِک آدھ دن بہار اے کاش!

یہ جو دو آنکھیں مند گئیں میری
اُس پہ وا ہوتیں ایک بار اے کاش!

(میر تقی میرؔ)

www.ilmkidunya.com

قافیہ اور ردیف غزل کے اس مطلع میں "قرار اور بہار" قافیہ جب کہ "ہے کاش" بطور ردیف استعمال ہوئے ہیں۔

مقطع عربی زبان کا لفظ ہے جو "قطع" سے نکلا ہے، جس کے معنی کاٹنا یا قطع کرنا کے ہیں۔ شعری اصطلاح میں مقطع سے مراد غزل کا وہ آخری شعر، جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

مقطع اور آخری شعر میں فرق

اگر آخری شعر جس میں تخلص نہ دیا گیا ہو تو وہ شعر مقطع کے بجائے "آخری شعر" کہلائے گا۔ میر تقی میر کی غزل سے مقطع دیکھیے:

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میرؔ
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

7. مرزا غالب کی اس غزل کے مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ مرزا غالب کے اشعار کو درست لب و لہجے اور آہنگ سے پڑھنے کی مشق کریں تاکہ وہ شعر کے جذب و کیف کو محسوس کریں۔
- طلبہ مرزا غالب کی غزل "بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے" کو تصویری انداز میں پیش کریں۔ عبدالرحمٰن چغتائی کے "نقشِ چغتائی" سے مدد لی جا سکتی ہے۔
- دیوانِ غالب سے اپنی پسند کے پانچ پانچ اشعار اپنی بیاض میں نقل کریں۔

اشاراتِ تدریس

- طلبہ کو غالب کی شخصیت اور فن سے روشناس کرائیں۔
- غالب کے اشعار کو تاریخ، فلسفہ اور نفسیات کی روشنی میں پیش کریں۔
- "غالب ہر صدی کا شاعر ہے" کے موضوع پر طلبہ کی رہنمائی کریں اور ان سے مضامین لکھوائیں۔
- طلبہ کو صنعتِ حسنِ تعلیل کے بارے میں بتائیں اور غالب کی زیرِ مطالعہ غزل کے چوتھے شعر کا حوالہ دیں۔

www.ilmkidunya.com